سوال

(87) کسی کو کفریہ حرکت یا کلمہ پر کافر کہہ سکتے ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی کو کافر کہنا کب جائز ہے اور کب ناجائز ہے؟ قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ میں تکفیر کی کیا نوعیت ہے۔

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْكَـٰفِرُونَ (المائدة۵ ۴۴)

''جو اللہ کے نازل کیۓ ہوئے کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی لوگ کافر ہیں۔''

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک آپ کے سوال کے تعلق ہے کہ کسی کو کافر کہنا کب جائز ہے اور کب ناجائز ہے تو آپ وہ کیفیت یا صورت بیان کریں جس میں آپ کو اشکال ہے تو ہم آپ کو اس کا حکم بتا دیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ومن الم یحکم... میں تکفیر کی نوعیت 'کفر اکر'' ہے۔ امام قرطبی علیہ السلام نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ''جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ اور جناب مجاہد علیہ السلام نے فرمایا:

(وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ اللَّهُ رَدًّا لِلقُرْآنِ، وَجَدًا لِقَوْلِ الرَّسُولِ صلی اللہ علیہ وسلم فَهُوَ كَافِرٌ)

''جو شخص قرآن وحدیث کے خلاف فیصلہ کرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ وہ گناہ گار ہے لیکن اسے ملنے والی رشوت وغیرہ، یا فریق مقدمہ سے دشمنی یا رشتہ داری یا دوستی وغیرہ اسے حق کے خلاف فیصلہ کرنے کی طرف راغب کر رہی ہے تو ایسے شخص کا کفر 'کفر اکبر'' نہیں ہوگا۔ اسے اللہ کا نافرمان قرار دیا جائے گا ''کفر سے کم تر کفر یا ظلم سے کم تر ظلم یا فسق سے کم فسق'' کا مرتکب ہوا ہے۔

وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (٦٢٠١)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم- صفحہ 97